بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفۂ نمازِ مغرب

تالیف

شیخ العرب والعجم علامۃ السند ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ

مترجم

مولانا ذوالفقار علی طاہر

جمعیۃ اہل الحدیث السندھ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ مطبوعات 36

تحفۂ نمازِ مغرب

تالیف: الشیخ العرب والعجم علامۃ السند ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا ذوالفقار علی طاہر

تصحیح و نظر ثانی: الشیخ محمد یعقوب طاہر حفظہ اللہ

ناشر

جمعیۃ اہلحدیث سندھ کراچی ڈویژن

کراچی دفتر: الراشدی مسجد اہلحدیث موسیٰ لین لیاری۔ کراچی فون: 7511932

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... تحفہ نمازِ مغرب

تألیف (سندھی) .... شیخ العرب والعجم علامہ السید بدیع الدین شاہ الراشدیؒ

ترجمہ ...... الشیخ ذوالفقار علی طاہر، مدرس معہد السلفی للتعلیم والتربیۃ

تصحیح و نظر ثانی .... الشیخ محمد یعقوب طاہر، مدرس جامعۃ ابی بکر الاسلامیۃ

موضوعِ کتاب .... نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت کا سنتِ نبوی ﷺ سے ثبوت!!

صفحات 40

سائز .... 23" ×36"/16

بارِ اشاعت .... اوّل/ جمادی الاولیٰ 1412ھ بمطابق اگست 2000ء

اردو / عربی کمپوزنگ .... ابو حنظلہ عمران علی شیخ السلفی

طباعت .... فیر فین پرنٹنگ پریس

قیمت .... [redacted]

﴿ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں﴾

☆ دفتر جمعیت اھلحدیث، سندھ، جامع مسجد الرشدی، موسیٰ لین، لیاری، کراچی، فون: 7511932

☆ مکتبہ السنہ، جامع مسجد سفید اھلحدیث، سولجر بازار - 1، کراچی

☆ مکتبہ نور حرم، نعمان پلازہ، گلشنِ اقبال - 5، کراچی

☆ محمد جنید، مکتبہ توحید، دلی مسجد، دہلی کالونی، کراچی

☆ جامع مسجد محمدی اھلحدیث، پکا قلعہ دروازہ، حیدرآباد

☆ جامع مسجد امیر حمزہ اھلحدیث، لطیف آباد - 5، حیدرآباد

☆ مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور

☆ مکتبہ قدوسیہ، غزنوی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

☆ مکتبہ اسلامیہ، بھوانہ بازار، فیصل آباد، فون: 631204

☆ جامع مسجد عثمان بن عفان، سیکٹر G-11/2، اسلام آباد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تمہید	5
	احادیث نبوی ﷺ	7
2	حدیث نمبر 1 بروایت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ	7
3	حدیث نمبر 2 بروایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	9
4	حدیث نمبر 3 بروایت عبداللہ بن مزنی رضی اللہ عنہ	10
5	حدیث نمبر 4 بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	12
6	حدیث نمبر 5 بروایت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ	14
7	حدیث نمبر 6 بروایت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	14
8	حدیث نمبر 7 بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	16
9	حدیث نمبر 8 بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	16
10	حدیث نمبر 9 بروایت عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ	17
11	حدیث نمبر 10 بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ	18
	آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہ **و تابعین کرام** رحمھم اللہ	20
12	اثر نمبر 1 از رغبان مولی حبیب رحمہ اللہ	20
13	اثر نمبر 2 از عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ	20
14	اثر نمبر 3 از راشد بن یسار رحمہ اللہ	21
15	اثر نمبر 4 از عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	22
16	اثر نمبر 5 از زر بن حبیش رحمہ اللہ	23

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23	اثر نمبر 6 از عبداللہ بن عمرو ثقفی رحمہ اللہ	17
23	اثر نمبر 7 از عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ	18
24	اثر نمبر 8 از ابنِ عمر رضی اللہ عنہ	19
25	آثار نمبر 9 تا 28 از صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تابعین کرام رحمھم اللہ	20
31	اثر نمبر 29 از ابن عمرِ رحمہ اللہ	21
32	**مذاہب اربعہ**	
32	حنفی مذہب سے ثبوت	22
33	مالکی مذہب سے ثبوت	23
34	شافعی مذہب سے ثبوت	24
36	حنبلی مذہب سے ثبوت	25
37	راشدی خاندان کا اس بارے میں مسلک	26

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ وا لسلام علی امام المرسلین وعلیٰ آلہ و اصحابہ و التا بعین الیٰ یوم الدین:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر رات دن میں پنج وقتہ نماز فرض کی ہے اور فرض نماز ہر حال میں طوعاً وکرھاً پڑھنی ہے اور فرض نماز جیسی اہم عبادت حضورِ قلبی کے بغیر مکمل نہیں ہوگی۔ اسی لیئے ہر فرض نماز سے پہلے نفلی نماز مسنون اور مشروع کی گئی ہے اس لئے کہ اضطراری عبادت (یعنی جو فرض ہے اور ہر حال میں پڑھنی ہے) سے پہلے اختیاری عبادت (یعنی جو فرض نہیں ہے بلکہ صرف حصولِ اجر اور شوقِ دل کی خاطر پڑھی جاتی ہے) ضروری ہے۔ تاکہ دل کا شوق اور قربِ الٰہی کا جذبہ حاصل کر کے پھر آدمی کو فرضی نماز شروع کرنی چاہیے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز سے پہلے سنت پڑھتے تھے اور پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے۔ مگر دیکھنے میں آرہاہے کہ دوسری فرض نمازوں سے پہلے تو سنتیں پڑھی جاتی ہیں مگر مغرب کی فرض نماز سے پہلے اکثر مساجد میں سنتیں نہیں پڑھی جاتیں بلکہ کچھ لوگوں سے تو یہاں تک سنا گیاہے کہ مغرب سے پہلے کوئی سنت نہیں ہے اور کچھ لوگ توان سنتوں کا اہتمام کرنے والوں کو حقارت کی نظر سے بھی دیکھتے ہیں حالانکہ یہ سنت عہدِ نبوی ﷺ اور دور صحابہ رضی اللہ عنھم و تابعین رحمۃ اللہ علیھم اجمعین میں رائج تھی اور اہلِ علم اس کے قائل وعامل تھے۔

یہ مختصر رسالہ اسی سنت کے بارے میں تصنیف کر کے ہدیہ ناظرین کیا جارہاہے تاکہ جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بے خبری کی وجہ سے اس سنت سے محروم ہے وہ اس سنت پر عمل کر کے قربِ الٰہی حاصل کر سکے۔ کیوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب اور محبت صرف رسول اللہ ﷺ کی اتباع سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے کہ

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران ٤ ع، ٣پ)

"کہہ دیجئے! اے نبی ﷺ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

المؤلف

السید ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی المکیؒ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی ﷺ

حدیث نمبر 1

بروایت عبداللہ بن المغفل رضی اللہ عنہ

﴿ عن عبد الله بن المغفل قال قال رسو ل الله ﷺ بين كل اذانين صلوة بين كل اذانين صلاة ثم قال الثالثة لمن شآء ﴾

(متفق علیه ......مشكوة ص٦٥)

"عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں (اذان واقامت) کے مابین نماز ہے۔ دو مرتبہ اسی طرح فرمانے کے بعد تیسری مرتبہ فرمایا جو چاہے (پڑھے)"

یہاں دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے کیوں کہ اقامت کو بھی اذان کہا جاتا ہے۔ اسی لئے امام نسائیؒ نے اپنی "سنن" میں اس حدیث پر اس طرح باب قائم کیا ہے

﴿ الصلوٰة بين الاذان و الاقامة (ص١١١) ﴾

یعنی "اذان اور اقامت کے درمیان نماز کا بیان" اور حافظ ابن حجر "فتح الباری" ص ۱۰۷ ج ۲ میں اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ

﴿ قوله' (بين كل اذانين) أى اذان و اقامه ﴾

یعنی "اس سے مراد اذان اور اقامت ہے" "قسطلانی شرح بخاری" ص۱۳ ج۲ میں بھی اسی طرح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال : بظاہر اذان سے مراد تو اذان ہی ہوتی ہے ؟

جواب : اس طرح تو اس حدیث کے معانی لغو اور بے فائدہ ہو جائینگے۔ "فتح الباری" صفحہ مذکورہ میں ہے کہ ﴿ ولا يصح حمله على ظاهره لا ن الصلوٰة بين الاذانين مفروضة والخبر ناطق بالتخييرلقوله لمن شاء ﴾ یعنی "اس سے ظاہری مراد یعنی اذان سمجھنا صحیح نہیں ہے کیوں کہ دو اذانوں کے درمیان تو فرضی نماز ہوتی ہے اور یہاں یہ الفاظ ہیں کہ لمن شاء یعنی جو چاہے (پڑھے) اس لئے یہاں اذان مراد نہیں ہے کیوں کہ حدیث سے اختیاری نماز یعنی سنت مراد ہے۔

سوال : اقامت کو اذان کس مناسبت سے کہا گیا ہے ؟

جواب : "قسطلانی شرح بخاری" ص ۱۳ ج ۲ میں ہے کہ

﴿ اى الاذان والاقامة فهو من باب التغليب او الاقامة اذان بجامع الاعلام فالاول للوقت و الثانى للفعل ﴾

یعنی "اس سے مراد اذان اور اقامت ہے اور یہاں اقامت کو اذان تغلیباً کہا گیا ہے" (یعنی دو چیزوں پر ایک چیز کا نام استعمال کرنا مثلاً : سورج اور چاند کو القمرین یا القمران کہنا۔ مغرب اور عشاء کو العشائین یا ظہر اور عصر کو العصرین کہنا وغیرہ) یا پھر اس لئے (اقامت کو اذان کہا گیا ہے) کہ لفظ اذان کے معنی ہیں معلوم کرانا یا اطلاع دینا اور چونکہ اذان نماز کا وقت بتانے کیلئے اور اقامت نماز کے شروع ہونے کو بتانے کیلئے ہوتی ہے لہذا اقامت کو اذان کہا گیا ہے۔

ناظرین! اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر اذان اور اقامت کے مابین نماز پڑھنی چاہیئے اور اس میں مغرب کی اذان اور اقامت بھی داخل ہیں کیوں کہ حدیث عام ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب کو خاص یا مستثنیٰ کرنے کیلئے کوئی دلیل نہیں ہے اور بغیر دلیل کے خاص کرنا خلافِ اصول ہے اور غلط ہے اس لئے ثابت ہوا کہ مغرب کے فرض سے پہلے بھی سنت ہے۔

سوال : حدیث میں الفاظ ہیں کہ لمن شآء یعنی جو چاہے (پڑھے) اس لئے یہ سنت دوسری سنتوں جیسی نہیں رہی ؟

جواب : یہ غلط وہم ہے ، کیوں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مسلسل تین بار کہا کہ دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تو اس بڑی تاکید سے معاً کوئی اس کو لازمی اور فرض نہ سمجھنے لگ جائے اس لئے آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے۔ نیز یہ صرف مغرب کے لئے نہیں بلکہ سب نمازوں کے لئے فرمان ہے۔ پھر اس قسم کا سوال کرنے والا دوسری نمازوں کی سنتوں کو بھی غیر ضروری کہے گا اور اگر نہیں تو صرف اس ایک سنت کو کیوں ؟

الغرض : مومن کیلئے آپ ﷺ کا تین بار دہرا کے فرمانا کافی ہے اور وہ حتی الامکان اس سنت کو ترک نہیں کریگا۔

حدیث نمبر2

بروایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

﴿ اخرج ابن حبان فی صحیحہٖ عن عبد اللّٰہ بن الز بیر قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ما من صلوٰۃ مفروضۃ الا وبین یدیھا رکعتان ﴾

(موارد الظمآن ص ١٦٢ ،سنن الدار قطنی ص٩٩ ج١، مختصر قیام الیل للمروزی ص٢٦، نصب الرایہ للزیلعی ص١٤٢ ج٢)

” عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر فرضی نماز سے پہلے دو رکعتیں ہیں“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحتِ حدیث : اس حدیث کو امام ابن حبان سے اپنی "صحیح" میں داخل کیا ہے لہذا یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہے اور امام مروزی نے اس کو ثابت مانا ہے اور علامہ سیوطی نے "الجامع الصغير" ص ١٥٠ ج٢ میں اس حدیث کو "حسن" کہا ہے اور "نصب الرايه" ص١٤٢ ج٢ کے حاشیہ میں لکھا ہوا ہے کہ ﴿رجال الدارقطني ثقات﴾ یعنی "دارقطنی کی سند کے تمام راوی ثقہ اور معتبر ہیں"

توضیح : اس روایت میں ہر فرض کا ذکر ہے جسمیں مغرب نماز بھی شامل ہے اس لئے اس فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق اس سے پہلے بھی دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ اس حدیث کو حافظ زیلعی نے "نصب الرايه" میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کے ثبوت کیلئے ذکر کیا ہے۔ اس طرح امام مروزی اور امام دارقطنی نے اس حدیث سے اسی سنت کا ثابت ہونا مراد لیا ہے۔

حدیث نمبر3

بروایت عبداللہ بن مزنی رضی اللہ عنہ

﴿عن عبد الله المزني، عن النبي ﷺ قال صلوا قبل المغرب قال في الثالثة لمن شآء كراهية ان يتخذ ها الناس سنة﴾

(رواه البخاري في صحيحه ص١٥٧ ج١)

" عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ نماز مغرب سے پہلے سنت پڑھو۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو چاہے (پڑھے) اس لئے کہ کوئی اس کو لازمی نہ سمجھ لے یعنی فرض نہ جان لے "

توضیح : اس حدیث میں صریح حکم موجود ہے اس لئے کسی بھی مسلمان کو اس سنت سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عار محسوس نہیں کرنی چاہئے اور اس پر عمل کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتنی چاہئے۔اور یہاں بھی آپ ﷺ نے لمن شاء فرمایا تاکہ کوئی اسکو فرض نہ سمجھ بیٹھے کیوں کہ سنت شریعت میں واجب کو بھی کہا جاتا ہے جیسے فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''الشامی'' ص۱۷۸ ج۲ میں ہے اور یہاں آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ کوئی اسکو سنت نہ سمجھ لے اس سے مراد ''واجب'' اور ''فرض'' ہے صرف ''مستحب'' مراد نہیں ہے کیوں کہ آپ ﷺ کے مسلسل تین بار حکم دینے سے گمان ہو سکتا تھا کہ ''فرض'' ہے اور علماءِ اصول کے نزدیک حکم ''فرض'' اور ''واجب'' کیلئے ہوتا ہے اور نبی ﷺ کی نافرمانی کرنے والے کیلئے سخت وعید آئی ہے۔

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (سورۃ النور ع۹ پ۱۸)

''جو بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں وہ کسی بڑے فتنے یا دردناک عذاب میں گرفتار ہو سکتے ہیں''

ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ''فرض'' ہوتا ہے جب تک اس کے لئے دوسرا کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو کہ اس کی وجہ سے حکم کے اصلی معنی نہ رہیں بلکہ وہ استحباب کیلئے ہو جائے۔اسی طرح آپ ﷺ نے یہاں بھی لمن شاء فرمایا کہ یہ حکم ''فرضیت'' کیلئے نہیں ہے بلکہ یہ جملہ اس حکم کیلئے قرینہ صارفہ ہے کہ اسکو ''فرض'' نہ سمجھ لیا جائے باقی اس کے ''سنت'' ہونے میں کوئی شک نہیں۔اس لئے مسلمان جیسے دوسری سنتوں کو ادا کرتے ہیں اسی طرح اس سنت کے ادا کرنے میں بھی کوئی کوتاہی نہ کریں۔

سوال : اس حدیث میں مطلق نماز کا ذکر ہے اور رکعات کی تعداد بیان نہیں ہوئی ؟

جواب : اسی صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ''دو'' رکعات کا ذکر ہے جیسے ''حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر5"میں آئے گا۔ان شاء اللہ اور نیز"حدیث نمبر2"میں بھی"دو"رکعت کی تعیین ہے۔

حدیث نمبر4

بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

﴿عن مختار بن فلفل عن انس بن مالك قال كنا نصلي على عهد رسول الله ﷺ ركعتين بعد غروب الشمس قبل صلوٰة المغرب فقلت له أكان رسول الله ﷺ صلاهما؟ قال كان يرانا نصليهما فلم يامرنا ولم ينهانا﴾

(روه المسلم فی صحیحه ص۲۷۸ ج۱ مع النووي)

"مختار بن فلفل انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں نماز مغرب سے قبل دو رکعت سنت پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ان (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) کو کہا کیا رسول اللہ ﷺ بھی یہ"دو"رکعتیں پڑھتے تھے۔ کہنے لگے آپ ﷺ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے پس نہ ہمیں مزید حکم دیتے اور نہ منع کرتے"

توضیح: اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ عہدِ نبوی ﷺ میں مسجد نبوی ﷺ میں اس سنت پر عمل جاری تھا لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ مسجد نبوی والا یہ طریقہ اپنی مساجد میں جاری رکھیں۔

سوال: اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ خود نہیں پڑھتے تھے؟

جواب: اس حدیث میں ایسا کوئی"انکار"نہیں ہے بلکہ"حدیث نمبر9"میں ان شاء اللہ بیان ہوگا کہ آپ ﷺ بھی یہ سنت پڑھتے تھے نیز جس کام کے بارے میں آپ ﷺ حکم کریں اور ترغیب دلائیں اور پھر خود اس پر عمل نہ کریں ایسا سمجھنا آپ ﷺ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"شانِ اقدس" میں "سوءِ ظن" اور "بدگمانی" ہے اور آپ ﷺ اس طرح کیسے کر سکتے ہیں حالانکہ جو قرآن آپ ﷺ پر نازل ہوا اس میں خطاب ہے کہ

﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالاَ تَفْعَلُوْنَ﴾ (سورہ الصف ع۱ پ۲۸)

"تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے اللہ کو اس پر بہت بڑی ناراضگی ہوتی ہے کہ تم دوسروں سے کہو اور خود عمل نہ کرو"

اس لئے یہ ناممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو حکم کریں خود عمل نہ کریں۔ ایضاً: اگر رسول اللہ ﷺ یہ سنت نہ پڑھتے ہوتے تو عام صحابہ رضی اللہ عنھم بھی قطعاً نہ پڑھتے۔

سوال: اس حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم نہیں دیا؟

جواب: اس حدیث میں اس کا انکار نہیں ہے بلکہ راوی کہتا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے "حکم" دیا نہ ہی "منع" فرمایا" اس جملے سے یہ مطلب اخذ کرنا غلط ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم نہیں دیا کیونکہ اس موقع پر حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ حکم اس وقت دیا جاتا ہے جب عمل نہ ہوتا ہو جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے عمل ہو رہا تھا تو حکم دینے کی کیا ضرورت؟ بلکہ جب حکم کے بارے میں احادیث اوپر گذریں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اس کی تعمیل کی اور اس سنت کو معمول بنایا بس اس کے سنت ہونے کے لئے یہی کافی ہے کیونکہ سنت کی تین قسمیں ہیں:

(1) قولی: یعنی رسول اللہ ﷺ کسی کام کے بارے میں حکم یا ترغیب دیں۔

(2) فعلی: جو کام رسول اللہ ﷺ سے عملاً ثابت ہو۔

(3) تقریری: جس کام کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ خاموش رہیں منع نہ فرمائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ "سنت" تینوں طریقوں قولاً، فعلاً، تقریراً ثابت ہے۔ اس لئے اس کے سنت ہونے میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں رہی۔

حدیث نمبر 5

بروایت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ

﴿عن عبداللّٰه بن بريدة عن عبداللّٰه المزنی قال قال رسول اللّٰه ﷺ صلو ا قبل المغرب ركعتين ثم صلوا قبل المغرب ركعتين لمن شآء خشية ان يتخذها الناس سنة﴾

(رواہ ابو داؤد فی سننه ص ۱۸۳ ج۱ و الدارقطنی فی سننه ص۹۹ وقا ل فيه ثلاثا)

"عبداللہ بن بریدہ عبداللہ المزنی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو (تیسری مرتبہ فرمایا) جو چاہے (پڑھے) اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ناپسند تھا کہ کوئی اس کو واجب یا فرض سمجھ لے"

صحتِ حدیث: اس حدیث پر امام ابو داؤد نے کوئی جرح نہیں کی اور امام دارقطنی و امام مروزی نے اس کو "صحیح" کہا ہے۔

حدیث نمبر 6

بروایت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

﴿عن مرثد بن عبد اللّٰه المزنی قال اتيت عقبة بن عامر الجهنی فقلت الا اعجبك من ابی تميم ركع ركعتين قبل صلوٰة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المغرب فقا ل عقبة انا كنا نفعله علىٰ عهد رسول الله ﷺ

قلت فما يمنعك الآن قال الشغل ﴾

(رواه البخاری فی صحیحه ص۱۵۸ ج۱، و الدار قطنی فی سننه ص ۱۰۰ ج۱ وفيه ان ابا تميم الجيشانی قام فرکع رکعتين قبل صلوٰة المغرب)

"مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو کہا میں آپکو ابو تمیم کی عجیب بات بتاؤں کہ وہ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہیں جواب میں (عقبہ بن عامرؓ نے) کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں (یہ دو رکعتیں) پڑھتے تھے۔ تب میں نے کہا کہ پھر اب آپکو کس نے روکا ہے کہنے لگے "الشغل" یعنی مشغولیت نے"

توضیح : شغل سے مراد ضروری مصروفیات ہیں اس لئے کہ اس وقت یہ صحابی (عقبہ بن عامرؓ) مصر کے گورنر تھے اور عوام کے مسائل میں زیادہ مصروف رہتے تھے ("بلوغ الا مانی شرح الفتح الربانی ص ۲۱۷ ج ٤") اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عہد نبوی ﷺ میں یہ سنت مروجہ تھی۔

سوال : صحابہ رضی اللہ عنھم کے نہ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سنت نہیں ہے ؟

جواب : جو فعل رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں رائج ہو وہ سنت ہی ہوتی ہے اور اسی لئے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ابو تمیم کے بارے میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے کی خبر سننے کے بعد ان پر کوئی اعتراض اور انکار نہیں کیا بلکہ اس کے مسنون ہونے کا ثبوت فراہم کیا اور اپنی کوتاہی تسلیم کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر 7

بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

﴿عن انس بن مالك قال كنا بالمدينة فاذا اذن المؤذن لصلوٰة المغرب ابتدروا لسواری فركعو ا ركعتين حتیٰ ان الرجل الغريب ليد خل المسجد فيحسب ان الصلوٰ ة قد صليت من كثرة من يصليها﴾

(رواہ مسلم فی صحیحه ص۲۷۸ ج۱ مع النووی و ابن ماجة فی سننه ص۷۳ نحوہ)

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں ہوتے تھے جب مغرب کی اذان ہوتی تھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم جلدی جلدی ستونوں کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے، یہاں تک کہ باہر سے آنے والے مسافر بہت سارے لوگوں کو سنت پڑھتے دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ شاید فرض نماز پڑھی جاچکی ہے"

توضیح: اس حدیث سے بھی بالتفصیل معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی ﷺ میں یہ عمل عام تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے کہ وہ بھی اپنی مساجد کو مسجد نبوی ﷺ جیسا نمونہ بنائیں اور نبوی ﷺ رواج کو اپنے وقت میں رائج کریں۔ اللھم آمین

حدیث نمبر 8

بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

﴿عن انس بن مالك رضی الله عنه يقول كان المؤذن يؤذن علیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عهد رسول الله ﷺ لصلوٰة المغرب فيبتدر لباب أصحاب رسول الله ﷺ السوارى لَيصلون الركعتين قبل المغرب حتىٰ يخرج رسول الله ﷺ و هم يصلون ﴾

(رواه الامام محمد بن نصر المروزى فى قيام الليل "مختصر قيام الليل ص ٢٤")

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تھا تب بڑے اور خاص صحابہ رضی اللہ عنھم بسرعت ستونوں کے پیچھے جاکر فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نکلتے اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے"

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنھم کو یہ سنت "مرغوب" اور "پسندیدہ" تھی اور ان (صحابہ رضی اللہ عنھم) کی یہ کوشش رسول اللہ ﷺ کو بھی "پسند" تھی۔

حدیث نمبر 9

بروایت عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ

﴿ عن عبد الله المزنى ان رسول الله ﷺ صلى قبل المغرب ركعتين ثم قال صلوا قبل المغرب ركعتين ثم قال عند الثالثة " لمن شآء" خاف ان يحسبها الناس سنة ﴾

(روه المروزى فى قيام اليل ص٢٨)

"عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمانے لگے مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔ پھر تیسری بار فرمانے لگے جو چاہے (پڑھے) اس ڈر سے کہ کوئی اس کو فرض نہ سمجھ لے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت حدیث: علامہ احمد بن علی مقریزی نے "مختصر قیام اللیل" میں اس حدیث کے بعد لکھا ہے کہ ﴿ھذا اسناد علی شرط مسلم﴾ یعنی "اس حدیث کی اسناد صحیح مسلم کی شروط پر صحیح ہیں" نیز امام ابن حبان نے اس کو اپنی "صحیح" میں ذکر کیا ہے۔" موارد الظمآن" ص ۱۶۲-۶۳ اس لئے یہ حدیث ان کے نزدیک بھی صحیح ہے۔

توضیح: اس حدیث کے مطابق یہ سنت رسول اللہ ﷺ سے قولاً و فعلاً دونوں طرح ثابت ہے۔ "سبل السلام شرح بلوغ المرام" ص ۵ ج ۲ میں ہے کہ ﴿فثبت شر عیتهما بالقول و الفعل﴾ یعنی ان دو رکعتوں کا مشروع و مسنون ہونا رسول اللہ ﷺ سے قولاً اور فعلاً دونوں طرح ثابت ہے۔ اسی طرح جد امجد صاحب الخلافۃ کا بھی فرمان ہے جیسا کہ آخر میں آپ کی عبارت بھی ذکر کی جائے گی۔ ان شاء اللہ

ناظرین! اس حدیث سے یہ وہم دور ہو جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ سنت نہیں پڑھی، کیوں کہ اس حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے خود یہ سنت پڑھی پھر دوسروں کو حکم فرمایا اس سے اس سنت کی بڑی شان ظاہر ہوئی اور اس کے خلاف تمام عذر ختم ہو گئے۔

حدیث نمبر 10

بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

﴿عن ابی امامة رضی اللّٰه عنه قال كنا لا ندع الركعتين قبل المغرب فی زمن رسول اللّٰه ﷺ﴾ (رواه بیهقی ص ۴۷۶ ج ۲)

"ابو امام باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے"

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ "دائمی" اور "راتبہ سنت" ہے اور کچھ لوگوں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہنا غلط ہوا کہ کبھی پڑھنی چاہئے اور کبھی ترک کردینی چاہئے۔

ناظرین! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ یہ سنت پڑھتے تھے اور دوسروں کو تاکید فرماتے تھے اور عہد نبوی ﷺ میں اس پر عمل تھا نیز رسول اللہ ﷺ کے خادم جو عمر کے آخری دس سال آپ ﷺ کی خدمت میں رہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کے دیگر صحابہ عقبہ بن عامر، ابوامامہ باھلی وغیرھم رضی اللہ عنھم بھی اس سنت پر عامل تھے۔ مزید تاکید کیلئے کچھ صحابہ رضی اللہ عنھم کے آثار بیان کئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آثارِ صحابہؓ و تابعینؒ

اثر نمبر 1

از رغبان مولی حبیب رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن رغبان مو لی حبیب بن مسلمة قال لقد رأیت ا صحاب رسول اللہ ﷺ یھبون الیھما کما یھبون الی المکتو بة یعنی الر کعتین قبل المغرب﴾ (رواہ المروزی فی قیام اللیل ص۴۷، و ابن حبان فی الثقات ص ٦٣ ج٢ قلمی)

"رغبان" "حبیب بن مسلمہ" کے غلام سے روایت ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنھم کو دیکھا کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کیلئے ایسی خوشی اور شوق سے اٹھتے تھے جیسے فرض نماز کیلئے اٹھتے تھے"

توضیح: اس اثر سے اس سنت کی بھلائی اور اس کا مؤکد ہونا معلوم ہوا نیز معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنھم یہ سنت پڑھتے تھے کیونکہ راوی نے کسی ایک کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا کہ وہ نہیں پڑھتا تھا۔

اثر نمبر 2

از عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قال ادرکت اصحاب محمد رسول اللہ ﷺ و ھم یصلون عند کل تأ ذ ین﴾ (رواہ المروزی ص۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عبدالرحمٰن بن ابی لیلی تابعی کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو پایا اور وہ ہر اذان کے وقت (یعنی اسکے بعد) سنت پڑھتے تھے"

توضیح: اس روایت میں مطلق نماز کا ذکر ہے لہذا ہر نماز سے پہلے سنت ہے اور مغرب بھی اس میں داخل ہے اور راوی عبدالرحمٰن بن ابی لیلی مشہور تابعیؒ ہے جسکی ایک سو بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ملاقات ہوئی ہے (تھذیب التھذیب ص ۲۶۱ ج ۶) ان میں سے اٹھائیس کے نام "تھذیب" میں مذکور ہیں

(۱) آپ کے والد ابو لیلیٰ، (۲) امیر المومنین عمر فاروق، (۳) عثمان غنی،
(۴) علی المرتضیٰ، (۵) سعد بن ابی وقاص، (۶) حذیفہ بن الیمان،
(۷) معاذ بن جبل، (۸) مقداد بن الاسود، (۹) عبداللہ بن مسعود،
(۱۰) ابوذر غفاری، (۱۱) ابی بن کعب، (۱۲) بلال بن رباح (مؤذن)،
(۱۳) سہل بن حنیف، (۱۴) عبداللہ بن عمر، (۱۵) عبداللہ بن ابی بکر،
(۱۶) قیس بن سعد، (۱۷) ابو ایوب انصاری، (۱۸) کعب بن عجرہ،
(۱۹) ابو سعید الخدری، (۲۰) ابو موسیٰ اشعری، (۲۱) انس بن مالک،
(۲۲) براء بن عازب، (۲۳) زید بن ارقم، (۲۴) سمرہ بن جندب،
(۲۵) صہیب رومی، (۲۶) عبدالرحمٰن بن سمرہ، (۲۷) اسید بن حضیر،
(۲۸) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنھم اجمعین۔

ثابت ہوا کہ یہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین یہ سنت پڑھتے تھے۔

اثر نمبر 3

از راشد بن یسار رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن راشد بن يسار اشهد عن خمسة ممن بايع تحت الشجرة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انهم کانوا یصلون رکعتین قبل المغرب ﴾ (رواه البیهقی ص۲۷٦ ج۲، و المروزی ص٤٧، ابو نعیم فی معرفة الصحابة ص٤٦ ج۲ (قلمی) فی ترجمة مرداس رضی اللّٰه عنه)

"راشد بن یسار سے روایت ہے کہ بیعت الرضوان میں شریک پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت پڑھتے تھے"

توضیح : یہ درخت وہی ہے جس کے نیچے صلح حدیبیہ کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی جسے بیعة الرضوان کہا جاتا ہے۔ جسکی شان میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾

(سورۃ الفتح ع۳ پ۲٦)

"اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی" اتنی شان والوں کا اس سنت کو ادا کرنا اسکی بڑی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

اثر نمبر 4

از عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

﴿ عن عبد الرحمٰن بن عوف قال کنا نرکعهما إذا قمنا یعنی بین الاذان و الاقامة فی المغرب ﴾

(رواه البیهقی فی سننه ص ٤٧٦ ج۲، و للمروزی ص٤٧، و ابن حزم فی المحلی ص)

"عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہؓ) مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں سنت پڑھتے تھے"

توضیح : عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ وہ برگزیدہ شخصیت ہیں جن کے پیچھے خود رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی (ابنِ ماجه ص ۸۸) اور وہ نہ صرف اپنی بلکہ عام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہؓ کی طرف سے بھی عمل کرنا بیان کر رہے ہیں۔

اثر نمبر 5

از زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن زر قال قدمت المدینة فلزمت عبد الرحمٰن بن عوف و ابی بن کعب فکانا یصلیان رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب لا یدعیان ذالك﴾ (المروزی و البیهقی ص ٢٧٦ ج٢ نحوه)

"زر بن حبیش تابعی فرماتے ہیں کہ میں مدینے آیا پھر عبد الرحمٰن بن عوف اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کی صحبت میں رہا یہ دونوں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے انہیں ترک نہیں کرتے تھے"

توضیح: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مشہور حافظ قرآن اور رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے۔

اثر نمبر 6

از عبد اللہ بن عمرو ثقفی رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن عبد الله بن عمرو الثقفی رأیت جابر بن عبد الله یصلی رکعتین قبل المغرب﴾ (المروزی ص٤٥)

"عبد اللہ بن عمرو ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے"

اثر نمبر 7

از عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

﴿عن ابن عباس قال صلوٰۃ الاوابین ما بین الا ذان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقامة المغرب ﴾ (المروزی)

''مفسر قرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ صلوٰۃ الأوابین (یعنی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بندوں کی نماز) نماز مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان میں ہے''

اثر نمبر 8

از ابن عمر رضی اللہ عنہ

﴿ وسأل رجل عن ابن عمر فقال ممن انت قال من اهل الكوفة قال من الذين يحافظون علىٰ ركعتي الضحىٰ فقال و انتم ممن تحافظون على الركعتين قبل المغرب فقال ابن عمر كنا نتحد ث ان ابواب السمآء تفتح عند كل اذان ﴾ (المروزی ص۴۷)

''کسی شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنھما سے کوئی مسئلہ پوچھا تب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کہاں کا باشندہ ہے ؟ کہنے لگا کوفے کا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم وہی ہو جو ہمیشہ ضحٰی کی دو رکعتیں پڑھتے ہو تب اس شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ وہی ہو جو مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہو۔ تب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے نزدیک یہ حدیث رائج تھی کہ ہر اذان کے وقت (قبولیت اور رحمت نازل ہونے کیلئے) آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں''

توضیح: ان دونوں روایتوں سے اس سنت کی فضیلت اور اہمیت معلوم ہوئی نیز ابن عمر رضی اللہ عنھم کے قول سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم یہ سنت ہمیشہ پڑھتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آثار نمبر9 تا 28

از صحابہ کرامؓ اور تابعین کرامؒ

۹م۔عن خالد بن معد ان انه كان يركع ركعتين بعد غروب الشمس قبل صلوٰة المغرب ، لم يد عهما حتىٰ لقى الله وكان يقول ان ابا الدرد اء كان ير كعهما و يقول لآ ادعهما و ان ضربت با لسياط ......

۱۰م۔و عن يحىٰ بن سعيد انه صحب انس بن مالك إلى الشام فلم يكن يترك ركعتين عند كل اذان ......

۱۱م۔و سئل سعيد بن المسيب عن الركعتين قبل المغرب فقال ما رأيت فقيها يصليهما ليس سعد بن مالك ......

۱۲م۔و فى رواية كان المهاجرون لا ير كعون الركعتين قبل المغرب و كانت الانصار يركعونهما وكان انس يركعهما ......

۱۳م۔و عن مجاهد قالت الا نصار لا نسمع اذانا الا قمنا فصلينا ......

۱٤م۔وعن الحسن بن محمد بن الحنفيه انه يقول ان عند كل اذنين ركعتين ......

۱٥م۔و سئل قتادة عن الركعتين قبل المغرب فقال كان ابو برزة يصليهما ......

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦م۔وعن سوید بن غفلة كنا نصلی الركعتين قبل المغرب و هی بدعة ابتدعنا ها فی امرة‌عثمان ......

١٧م۔و عن عبد الله ابن بريدة، كان يقا ل ثلٰث صلوٰت صلوٰةالاوابين و صلوٰة المنيبين و صلوٰة التوابين و صلوٰةالاوابين ركعتين قبل صلوٰة الصبح و صلوٰةالمنيبين صلوٰة الضحیٰ و صلواة التوابين ركعتين قبل المغرب ......

١٩،١٨م۔و كان عبد الله بن بريدة و يحیٰ بن عقيل يصليان قبل المغرب ركعتين ......

٢٠م۔و عن الحكم رأيت عبد الرحمٰن ابن ابی ليلیٰ يصلی قبل المغرب ركعتين ......

٢١م۔وسئل الحسن عنهم فقال حسنتين و الله جميلتين لمن اراد الله بهما......

٢٢م۔ و عن سعيد بن المسيب حق علی مؤمن اذا اذن ان يركع ركعتين......

٢٣م۔ و كان الاعرج و عامر ابن عبد الله بن الزبير يركعهما ......

٢٤م۔و اوصٰی انس بن مالك ولده ان لا يدعوهما وعن مكحول علی المؤذن ان لا يركع ركعتين علیٰ اثر التاذين......

٢٥م۔ و عن الحكم ابن الصلت رايت عراك بن مالك اذا اذن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المؤذن بالمغرب قام فصلی سجدتین قبل الصلوٰۃ......

۲٦۔ و عن السکن بن حکیم رأیت علباء بن احمر الیشکری اذا غربت الشمس قام فصلی ، رکعتین قبل المغرب......

۲۷۔ و عبید اللّٰہ ابن عبد اللّٰہ بن عمر ان کان المؤذن لیؤذن با لمغرب ثم تقرع المجالس من الرجال بقومون یصلو نهما ......

۲۸۔ وعن الفضل بن الحسن انه یقو ل الرکعتان اللتان تصلیان بین یدی المغرب صلوٰۃ الاوابین ﴾(المروزی ص ٤٧-٤٨)

"9۔ خالد بن معدان تابعی ہمیشہ مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت پڑھتے تھے اور تا وفات ترک نہیں کیں اور ابو درداءؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگرچہ مجھے کوڑے مارے جائیں تب بھی یہ سنت نہیں چھوڑوں گا اور پڑھتے رہے

10۔ اور یحیٰی بن سعید انصاری انس بن مالک کے ساتھ سفر میں تھے وہ (انسؓ) ہر اذان (مغرب کی یا دوسری) کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے

11۔ اور سعید بن میتب تابعی سے پوچھا گیا تو کہنے لگے سعد بن مالک (ابو سعید خدری) کے علاوہ کسی بھی اھلِ علم کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور دوسری روایت میں کہا کہ مہاجر نہیں پڑھتے تھے اور انصار پڑھتے تھے اور انسؓ پڑھتے تھے

12۔ اور مجاہد تابعی سے روایت ہے کہ انصاری کہتے تھے کہ ہم اذان سنتے تھے تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے

13۔ حسن بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ہر اذان (مغرب کی خواہ دوسری) کے بعد دو رکعتیں ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14۔اور قتادہ تابعی سے اس بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے ابو برزہ نضلہ بن عبیدؓ پڑھتے تھے

15۔اور سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسکو خلافتِ عثمانیہؓ میں رائج کیا

16۔عبد اللہ بن بریدہ تابعی کہتے ہیں کہ (صحابہؓ اور تابعینؒ میں) اس طرح کہا جاتا تھا کہ صلاۃ الا وابین (اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز) فجر کی سنت ہے اور صلوٰۃ المنیبین (اللہ کے سامنے جھکنے والوں کی نماز) ضحیٰ کی نماز ہے اور صلوٰۃ التوابین (عند اللہ توبہ کرنے والوں کی نماز) مغرب سے پہلے دو رکعتیں ہیں

17 تا 23۔اور عبد اللہ بن بریدہ، یحیٰ بن عقیل، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، علک بن مالک اور عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج، علباء بن احمد الیشکری یہ سب تابعی یہ سنت پڑھتے تھے

24۔اور حسن بصری سے اس سنت کے بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے اللہ کی قسم یہ دو رکعتیں دو نیکیاں اور دو بہترین خصلتیں ہیں مگر! جو اللہ کیلئے پڑھے

25۔اور سعید بن میتب و مکحول شامی فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھے

26۔اور انس بن مالکؓ نے اپنی اولاد کو وصیت فرمائی کہ یہ دو رکعتیں ترک نہ کریں

27۔امیر المؤمنین عمرؓ کے پوتے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ مغرب کی اذان ہوتے ہی مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگ کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ مجلسیں اور بیٹھکیں خالی ہو جاتی تھیں یعنی کوئی بھی پڑھنے سے پیچھے نہیں رہتا تھا

28۔اور فضل بن حسن کہتے تھے کہ مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت "صلوٰۃ الاوابین" ہے

توضیح: ان آثار اور روایات سے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ صحابہؓ خواہ تابعینؒ میں اس سنت پر عمل عام تھا اور ان کے نزدیک یہ سنتِ مؤکدہ تھی کیونکہ اپنی اولاد کو وصیت کر رہے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں یہ سنت ترک نہ ہو جائے اور کوڑے برداشت کرنا قبول کررہے تھے مگر اس سنت کو چھوڑنے پر تیار نہ تھے اور اسکی تعریف کررہے تھے نیز اسکا اجر بتا کر اسکی اشاعت اور تبلیغ کر رہے تھے۔

سوال: سعید بن میبّ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری کے علاوہ دوسرے کسی اہلِ علم کو (یہ دو رکعت) پڑھتے نہیں دیکھا؟

جواب: یہ سعید بن میبّ کے دیکھنے کی بناء پر ہے حالانکہ دوسرے بہت سارے علمائے صحابہؓ سے یہ ثبوت موجود ہے مثلاً عبد الرحمٰن بن عوف، ابی بن کعب، ابو ایوب انصاری، ابن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابو درداء، ابن عباس، انس بن مالک، ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم وغیر ہم یہ سب علماء فقہاء تھے بلکہ انس رضی اللہ عنہ کا قول حدیث نمبر 8 میں گذرا کہ لباب صحابہؓ یعنی خاص صحابہؓ پڑھتے تھے اور اثر نمبر 3 میں گذرا کہ بیعۃ الرضوان والے پڑھتے تھے

﴿فمن عرف الشئی حجة علی من لم یعرفه﴾

ثانیاً: خود سعید بن المسیب بھی اس سنت کے قائل ہیں کیونکہ فرمارہے ہیں کہ اس سنت کا پڑھنا مسلمانوں پر حق ہے۔

سوال: ابن المسیب مہاجرین کے بارے میں فرمارہے ہیں کہ وہ (یہ سنت) نہیں پڑھتے تھے؟

جواب: یہ انکی معلومات کے تحت ہے حالانکہ عبد الرحمٰن بن عوف، ابن عمر رضی اللہ عنھم یہ سب مہاجر تھے جن سے ثبوت اوپر گذر چکا۔ نیز عثمان رضی اللہ عنہ بھی مہاجر ہیں اوپر گذرا کہ ان کے دورِ خلافت میں یہ سنت پڑھی جاتی تھی۔ ایضاً عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے اثر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر 2 میں جن صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ثبوت گذرا، ان میں یہ نام بھی ہیں، علی المرتضیٰ، سعد بن ابی وقاص، مقداد بن اسود، ابن مسعود، بلال (مؤذن)، عبداللہ بن ابی بکر، ابو موسیٰ، صہیب رومی، عبدالرحمٰن بن سمرہ اور یہ تمام کے تمام مہاجر تھے۔ نیز " بیہقی" ص ٤٧٦ ج ٢ میں ابو ایوب کی حدیث ہے کہ ابوبکر صدیق اور عثمان رضی اللہ عنھما کے دورِ خلافت میں یہ سنت پڑھی جاتی تھی یہ بھی مہاجر تھے۔

سوال: سوید بن غفلہ کے قول سے معلوم ہوا کہ یہ سنت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں رائج ہوئی اس سے قبل نہ تھی؟

جواب: اس سنت کا ثبوت رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک اور خلفاء کے دورِ خلافت میں مل چکا ہے نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے بھی اس سنت پر عمل کرنے کا ثبوت مل چکا ہے لہٰذا اسکی اصل ثابت ہے۔

مگر امیر عمر رضی اللہ عنہ سورج کے سرخ ہونے کے بعد نماز پڑھنے والوں پر سختی کرتے تھے اور انکو کوڑے مارتے تھے اس ڈر سے لوگ مغرب سے قبل کی دو رکعتیں بھی نہیں پڑھتے تھے لیکن امیر عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بار زید بن وہب نے یہ سنت پڑھی تو انہوں نے کوئی انکار نہیں کیا (مختصر قیام اللیل ص ٤٩)

لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اکثر لوگ یہ سنت ادا کرتے تھے اس بناء پر سوید بن غفلہ نے کہا ہے کہ یہ سنت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں رائج ہوئی اسی طرف "امام بیہقی" نے ص ٤٧٦ ج ٢ میں اشارہ کیا ہے۔

الغرض یہ سنت مشہور و معروف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثر نمبر 29

از ابنِ عمر رضی اللہ عنہ

﴿عن ابن بريدة لقد ادركت عبد اللّٰه بن عمر يصلى تينك الركعتين لا يد عهما علىٰ حال﴾ (دارقطنى ص۹۹......طبع هند)

"ابن بریدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے اور کبھی بھی ترک نہیں کرتے تھے"

ناظرین

احادیث وآثار کے بعد مذاہبِ اربعہ کی کتب سے ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاهب اربعه

حنفی مذہب سے ثبوت

نمبر1......علامہ جمال الدین زیلعی نے نصب الرایہ ص ۱۴۰ ج۲ میں اس سنت کی نفی میں روایت لا کر اس پر جرح کی ہے اور سنداً و متناً اسکو خطاء مانا ہے نیز ابن جوزی سے نقل کیا ہے کہ اس نے اس روایت کو موضوع روایات میں شامل کیا ہے اور صفحہ نمبر ۱۴۱ ج۲ میں اس سنت کے ثبوت کے بارے میں روایات نقل کی ہیں نیز صفحہ نمبر ۱۷۳ میں اس طرح فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ

﴿ان رواية المثبت مقدمة على النافى مع ان رواية الاثبات اصح﴾

"ثبوت والی روایت نفی والی روایت پر مقدم ہے نیز ثبوت والی رویت اصح ہے"

نمبر2......علامہ ابن نجیم" البحر الرائق شرح کنز الدقائق "ص۲۶۶ ج۱ میں لکھتے ہیں کہ

﴿و فی صحیح البخاری انه ﷺ قال صلوا قبل المغرب رکعتین و هو أمر ندب وهو الذی ینبغی اعتقاد ہ فی هٰذه المسئلة و اللّٰه المو فق وما ذکروه فی الجواب لا یدفعه﴾

"اور صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ مغرب سے قبل دو رکعت پڑھا کرو۔آپ ﷺ کا یہ حکم استحباب کیلئے ہے اور اس مسئلے کیلئے یہی عقیدہ رکھنا چاہئے کہ (عمل کیلئے) توفیق اللہ دینے والا ہے۔باقی رہی یہ بات کہ اس حدیث کیلئے جو جواب دیا جاتا ہے وہ اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر3......علامہ عبدالحیٔ لکھنوی "عمدہ الرعایہ حاشیہ شرح الوقایہ "ص ۱۳۲ ج۲ اس سنت کو مباح اور جائز کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ

﴿لو صلیٰ رکعتین خفیفیتین بحیث لم یلزم تأ خیر المغرب لم یکرہ﴾

"اگر یہ سنت دو رکعتیں ہلکی کر کے پڑھی جائیں کہ مغرب فرض نماز میں تاخیر نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے"

علامہ ابن الھمام "فتح القدیر شرح الھدایة "ص ۳۱۸ ج۱ میں اسی طرح لکھتے ہیں کہ دو رکعتیں کم وقت لیتی ہیں اس لئے فرض نماز میں تاخیر نہیں ہو گی۔

مالکی مذہب سے ثبوت

نمبر 1......امام ابو الولید باجی جو کہ مالکی مذہب کے بڑے مشہور عالم ہیں ۔وہ "المنتقیٰ شرح المؤطا ص ۲۶۷ ج۱ میں لکھتے ہیں کہ

﴿و اما قبل المغرب فقد روی عن انس کنا نفعل علی عھد رسول اللہ ﷺ رکعتین بعد غروب الشمس قبل صلوٰة المغرب فقلت له اکان رسول اللہ ﷺ صلا ھما قال کان یرانا نصلیھما فلم یأ مرنا و لا ینھا نا و ھٰذا یدل علیٰ جواز ذالك﴾

"نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں "سنت" کے بارے میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں پڑھتے تھے پھر راوی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ بھی پڑھتے تھے ؟ کہنے لگے آپ ﷺ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے پس آپ ﷺ نہ ہمیں منع کرتے نہ حکم کرتے تھے۔(یہ حدیث نمبر4 میں گذری)اور یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث اس سنت کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے"

نمبر2......علامہ ابن العربی "شرح الترمذی "ص ۳۰۰ ج۲ میں لکھتے ہیں کہ

﴿الحدیث فیہ صحیح عنﷺ فی کل صحیح مسند﴾

"اس سنت کے ثبوت کے بارے میں حدیث کی ہر صحیح اور مسند کتاب میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث موجود ہے"

شافعی مذہب سے ثبوت

نمبر1......امام النووی" شرح مسلم" ص۲۷۸ ج۱ میں فرماتے ہیں کہ

﴿و المختار استحبّا بمالھٰذہ الاحادیث الصحیحہ الصریحۃ و فی صحیح البخاری عن رسول اللہ ﷺ صلوا قبل المغرب قال فی الثا لثۃ لمن شآء و اما قولھم یؤدی الیٰ تأخیر المغرب فھٰذ ا خیال منا بذٌ للسنۃ فلا یلتفت الیہ و مع ھٰذ ا فھو زمن یسیرلا تتأخر بہ الصلوٰۃ عن اول وقتھا و اما من زعم النسخ فھو مجازف لان النسخ لا یصار الیہ الا اذ اعجزنا عن التاویل و الجمع بین الاحادیث و علمنا التاریخ ولیس ھنا شئ من ذالک و اللہ اعلم﴾

"مختار مذہب کے مطابق مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مستحب (موجبِ اجر) ہے اور صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مغرب سے پہلے نماز پڑھو الخ (حدیث نمبر3) باقی یہ کہنا کہ فرض میں تاخیر ہو جائے گی فضول خیال اور خلافِ سنت ہے نیز (دو رکعتیں پڑھنے) سے فرض نماز اول وقت سے مؤخر نہیں ہوتی اور جو اس کے منسوخ ہونے کا گمان رکھتے ہیں وہ خلافِ حق ہے اس لئے کہ "منسوخ" کہنا تب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہو گا جب روایات ایک دوسرے کے متعارض ہوں اور ان میں تطبیق دینا ناممکن ہو ایضاً تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ کونسی روایت مقدم ہے اور کونسی مؤخر یہاں یہ دونوں شرطیں ناپید ہیں اس لئے اس سنت کا حکم منسوخ نہیں محکم ہے"

نمبر 2......فقہ شافعی کی مشہور کتاب "الانوار لاعمال الابرار "مصنفہ علامہ یوسف اردبیلی ص ۸۰ ج ۱ میں ہے کہ

﴿واستحب رکعتان قبل المغرب بین الاذانین﴾

"نماز مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے"

نمبر 3......علامہ ابن سید الناس" شرح الترمذی (المصور) "میں حدیث نمبر 1 کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

﴿فیه استحباب رکعتین قبل المغرب﴾

"اس حدیث سے نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھنا مستحب ثابت ہوتا ہے"

نمبر 4...... امام ابو القاسم الرافعی "فتح العزیز شرح الوجیز ص ۱۸تا۲۰ ج٤ (فی ذیل المجموع شرح المهذب) میں لکھتے ہیں کہ

﴿و بهذا الوجه قال ابو اسحاق الطوسی و کذالك ابو الزکریا﴾

"شافعی مذہب کے دو بڑے امام ابو اسحاق طوسی اور ابو زکریا سکری اس سنت کو مستحب کہتے ہیں"

نمبر 5......امام غزالی "احیاء العلوم "ص ۱۷۵ ج ۱ میں فرماتے ہیں کہ

﴿واما رکعتان قبلها بین اذان المؤذن و امامة المؤذن علیٰ سبیل المبادرة فقد نقل عن جماعة من الصحابة کابی بن کعب و عباده بن الصامت و ابی ذر و زید بن ثابت﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں جلدی پڑھ لینا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے منقول ہے۔ ابی بن کعب، عبادہ بن ثامت، ابوذر غفاری اور زید بن ثامت رضی اللہ عنھم"

حنبلی مذہب سے ثبوت

نمبر1......"فتاویٰ شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ "میں ہے کہ

﴿فاذا کان المؤذن یفرق بین الاذان مقدار ذالك فھٰذہٖ صلوٰۃ حسنة﴾

"جب مؤذن اذان اور اقامت کے مابین مسنون طریقے سے ٹھہرے تو یہ سنت بہتر اور موجب اجر ہے"

نمبر2......فقہ حنبلی کی معتبر کتاب "شرح الزاد المستقنع" ص ٦٠ میں ہے کہ

"نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں مباح اور جائز ہیں"

نمبر3......"کشاف القناع" ص٤٩٨ ج١ میں ہے کہ

﴿و یبین لمن شآء رکعتان بعد اذان المغرب قبلھا﴾

"نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں جو چاہے اس کے لئے سنت ہیں"

اور ص ٢٨٢ ج١ میں ہے کہ

﴿وفیھما ای (الرکعتین) قبل المغرب (ثواب) قلت ھٰذا یدل علیٰ استحبا بھما﴾

"مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا باعث اجر ہے لھذا انکا پڑھنا مستحب ہے"

نمبر4......فقہ حنفی کی مشہور کتابوں "المغنی "ص٧٦٦ ج ١ اور "الانصاف" ص ٤٢٢ ج١ میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کو جائز اور مباح کہا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راشدی خاندان کا اس بارے میں مسلک

ناظرین: سندھ میں راشدی خاندان کا کافی اثر ہے اور اس خاندان کی دینی، علمی خدمات کی وجہ سے سندھ کے اکثر لوگ اس کے معتقد ہیں اور محمد للہ، ہمارے (راشدی) خاندان میں اس سنت پر عمل اور اسکی ترغیب دلانا رائج رہا ہے چانچہ راشدی خاندان کے مورثِ اعلیٰ مشہور بزرگ عالم اور فاضل سید محمد راشد شاہ بن سید محمد بقا شاہ الحسینی العلوی المتوفی ۱۲۳۳ھ رحمۃ اللہ علیہ جن کی طرف راشدی خاندان منسوب ہے۔ آپ سے یہ سنت قولاً و عملاً ثابت ہے یہاں آپ کے خاندان اور معتقدین کی عبرت کیلئے ایک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے۔ آپ کی مشہور ملفوظات ہے جو کہ آپ کے مشہور خلیفہ محمود نظامانی نے جمع کی ہے جو اصل میں " مجمع الفیوضات" کے نام سے فارسی زبان میں ہے جسکا سندھی زبان میں ترجمہ "نفحات الکرامات" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اس کے صفحہ نمبر ۱۳۳-۳٤ باب دوم نقل نمبر ۲۸ میں ہے کہ ناقل یعقوب فقیر نے دیکھا کہ ایک مرتبہ آپ نے درگاہ مبارک والی مسجد شریف میں نماز مغرب سے پہلے اذان کے بعد فرمایا کہ

"اے دوستو! ہم آج پیغمبر کریم ﷺ کی متابعت کریں گے"

یہ فرما کر فرض نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعتیں نفل نماز شروع کر دی شہر کی جماعتوں میں سے جو بھی آرہا تھا وہ سوال کر رہا تھا کہ فرض نماز ہو چکی؟ پھر جب آپ نفل نماز سے فارغ ہو چکے تب جماعت کے ساتھ مل کر فرض نماز ادا کی۔ پھر فرمانے لگے یہ بھی پیغمبر کریم ﷺ کی سنت ہے کہ ایک مرتبہ آپ کریم ﷺ نے مغرب کی اذان کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفل پڑھے تھے پھر جو صحابی ؓ آرہا تھا یہی سوال کر رہا تھا کہ فرض نماز ہو چکی ؟
الحمد للہ سے یہ متابعت بھی پوری ہوئی۔

ناظرین :اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان دو رکعتوں کا سنت ہونا خاندانِ راشدیہ کے نزدیک مسلم ہے نیز آپ کے پر پوتے ہمارے جد امجد سید ابو التراب رشد اللہ شاہ المعروف "بصاحب الخلافة و بصاحب الشريعة " آپ کی علمی تحقیق اور فن سنت میں مہارت علماء کے نزدیک مسلم ہے۔ مخدوم مولوی محمد عثمان نورنگ زادہ اپنی مشہور تفسیر "تنویر الایمان "ص ۳ ج ۱ میں آپ کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں کہ

﴿عا لم افضل مربی مکمل اکمل بے مثل فاضل اجل بيعد يل مفسر آياتِ قر آنی محدث لاثانی فقيه ربانی مجمع اشتات علوم نقليه منبع فهوم عقليه وارث علوم رسول الله آية من آيات الله داعی الخلق الی الله﴾

اور علامہ عبید اللہ سندھی کہتے ہیں کہ

"ان سے محبتیں رہیں، علمِ حدیث کے بڑے جید عالم اور صاحب تصنیف تھے"

(ماہنامہ شریعت سکھر سوانح حیات نمبر، مطبوعہ ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء، صفحہ ۴۰۹)

آپ اپنی کتاب "ثمرِ آخرت" ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں کہ اس سنت کا ثبوت جس طرح آپ ﷺ سے قولاً ملتا ہے اسی طرح فعلاً بھی ملتا ہے ۔جیسے "صحیح ابن حبان "اور" قیام الیل "محمد بن نصر میں صحیح سند سے مروی ہے اس وجہ سے "سبل السلام " میں لکھتے ہیں کہ

﴿فقد ثبت شر عيتهما با لقول و الفعل﴾

پس اس حدیث کی وجہ سے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مستحب و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندوب ہے۔ اسی طرح علماء صوفیہ خواہ احناف کے مسلم بُرگزیدہ بزرگ شیخ ابن عربی الحاتمی الطائی الصوفی اپنی مشہور کتاب "الفتو حات المکیه" ص ۶۲۱ ج۱ میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کو سنت کہتے ہیں اور یہی مذہب اپنے اساتذہ سے نقل کرتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کی محبت عطاء فرمائے اور اسکو سمجھنے اور عمل کی توفیق بخشے۔

ویرحم اللہ عبدا قال آمینا

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالی علی رسوله و نبیه و صفیه و خلیله اکرم الاولین و الآخرین وعلی آله و صحبه اجمعین وعلی التابعین و اتباعهم الی یوم الدین

و أنا العبد

السید ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی المکی

غفر له ولوالدیه

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلک اہل حدیث کی امتیازی خوبیاں

☆اس مسلک میں اعتدال کا ایک حسن ہے۔

☆یہاں بے داغ اور بے لچک توحید ہے۔

☆یہاں ضابطہ حیات، اسوہ رسول اللہ ﷺ ہے۔

☆یہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے لا محدود محبت بھی ہے اور اہل بیت سے والہانہ عقیدت بھی۔

☆یہاں ائمہ کرام اور اولیاء دین کی بہت زیادہ عزت و تعظیم ہے۔

☆یہاں صحیح حدیث کو ائمہ کے قول پر ترجیح دینے کا ذوق بھی ہے اور فقہاء کرام کی بہترین کاوشوں کا اعتراف بھی۔

☆یہاں احکام شریعت کی پیروی بھی لازم ہے اور نفس کو پاک کرنے کا شغل بھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ